کی نہایت اعلیٰ باتوں کی تلقین فرمائی گئی ہے۔ اسی چیز کی طرف قرآن نے 'مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ' کے الفاظ سے اشارہ فرمایا ہے۔ اس اشارے کی اہمیت یہ ہے کہ درحقیقت یہی نصیحتیں ہیں جن پر عمل زمین کی ابدی بادشاہی کا ضامن ہے۔

'اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ' یہ وہ اصل بات ہے جس کے لیے قرآن نے زبور کا حوالہ دیا ہے۔ زبور کے حوالوں سے یہ بات ثابت ہے کہ یہاں زمین سے مراد اس جہانِ نو کی زمین ہے جو قیامت کے بعد وجود میں آئے گی اور جس کے مالک و وارث بلاشرکتِ غیرے صرف اللہ کے نیکوکار بندے ہوں گے۔

اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ (۱۰۶)

لفظ 'بَلاغ' یہاں منادیِ عام اور بشارتِ عام دونوں کے مضمون کا حامل ہے اور لفظ کی تنکیر تفخیمِ شان کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا کا یہ فیصلہ کہ زمین کے وارث صرف خدا کے نیکوکار بندے ہی ہوں گے اس کے عبادت گزار بندوں کے لیے ایک عظیم اعلانِ بشارت ہے تو جس کو بازی کھیلنی ہو اس کے لیے بازی کھیلے، اس حیاتِ چند روزہ کے پیچھے اپنی ابدی بادشاہی کو کیوں ضائع کرے!

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (۱۰۷)

یعنی اسی انذار و بشارت کے لیے ہم نے تمھیں لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے کہ ان کو اس حقیقت سے آگاہ کر دو۔ تمھارے اوپر ذمہ داری صرف بلاغ اور منادی کی ہے، تم یہ فرض ادا کر دو۔ اگر مغرور و سرکش لوگ تمھارے انذار کا مذاق اڑاتے اور اس وقتِ موعود کے دکھا دینے کا مطالبہ کرتے ہیں تو تم ان سے کہہ دو کہ مجھے خدا نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، عذاب بنا کر نہیں بھیجا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ عذاب کب آئے گا۔ اس کے وقت کا علم صرف میرے رب ہی کو ہے۔

قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (۱۰۸)

تم ان کو خبردار کر دو کہ مجھ پر جو وحی آئی ہے وہ یہ ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے، کوئی اور اس کا شریک و سہیم نہیں ہے تو کسی اور کے اعتماد پر اپنی عاقبت برباد نہ کرو۔ کوئی دوسرا تمھیں خدا کی پکڑ سے نہ بچا سکے گا۔

'فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ' میں نہایت زوردار تنبیہ ہے کہ بتاؤ تم اپنے آپ کو اسی ایک قادر و قیوم کے حوالہ کرنے کے لیے تیار ہو یا نہیں؟ مطلب یہ ہے کہ میرا جو فرض تھا وہ میں نے ادا کر دیا، اب ذمہ داری تمھاری ہے۔ اگر تم اپنی اسی ضد پر اڑے رہے اور اپنے شرکاء و شفعاء کے بل پر میری بات کا مذاق اڑاتے رہے تو میں بری الذمہ ہوا۔ اب نتائج کی ذمہ داری تمھارے اوپر ہے!

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ (۱۰۹)

فیصلہ کن تنبیہ

یعنی اگر یہ تمھاری اس فیصلہ کن تنبیہ کے بعد بھی اپنی اسی اعراض کی روش پر جمے رہیں تو ان سے کہہ دو